باب: 23

موسیٰ بن نصیر

(640 - 716 AD)

موسیٰ بن نصیر ، شام کے ایک گاؤں کفر مری میں 19AH/640AD میں پیدا ہوئے۔ موسیٰ ، عبدالعزیز بن مروان کے غلام تھے۔ عبدالعزیز نے ان کو 78AH/697AD میں آزاد کر دیا اور مجاہدوں کی ایک مختصر جماعت کے ہمراہ افریقہ روانہ کیا۔ موسیٰ بن نصیر پہلے مصر پہنچے پھر افریقہ کے اور حصوں میں بھی گئے۔ اپنی غیر معمولی صلاحیتوں سے ایک عام سپاہی سے بڑھتے بڑھتے وہ سپہ سالار بنے اور آخر کار مسلمان فاتحین کی فہرست میں شامل ہو گئے۔

موسیٰ بن نصیر ، اُموی دور کے حکمران ولید اول بن عبدالملک کی فوج کے ساتھ سے 86AH/705AD لے کر 94AH/713AD تک رہے۔ شروع میں وہ افریقی بربریت پسندوں سے جنگ میں مصروف رہے۔ ان کو قابو کیا اور ان کے شہروں پر قبضہ کرتے ہوئے طنجہ پہنچے۔ اس کے بعد موسیٰ نے اور قدم بڑھائے اور ساحلِ بحر کے شہر فتح کرنا چاہے۔ خلیفہ کی اجازت لے کر وہ اندلس کی طرف بڑھے۔ پہلے انہوں نے اندلس کے ایک چھوٹے سے جزیرے کی طرف رخ کیا۔ یہ جزیرہ اہلِ اندلس کا کشتی گھر تھا اور اسی میں کشتیاں بنانے کے کارخانے بھی تھے۔ یہاں موسیٰ کو فتح ملی اور ان کو اتنا قیمتی مالِ غنیمت ہاتھ لگا کہ اس سے پہلے کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔ اس فتح سے مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے۔

اندلس ان دنوں ایک ترقی یافتہ ملک تھا اور یہاں کا پورا علاقہ نہایت سرسبز و شاداب تھا۔ یہاں پر صدیوں سے گاتھ خاندان کی حکمرانی تھی۔ ان کی حکومت اپنے عروج کو بھی پہنچ چکی تھی۔ وہ اپنی شان و شوکت کے اعتبار سے سلطنت روما کے جانشین بھی سمجھے جانے لگے تھے۔ اس پس منظر میں موسیٰ بن نصیر کو اندلس کی طرف اور آگے بڑھنے کی خواہش ہوئی۔ قسطنطنیہ کا یونانی کاونٹ جولین بھی چاہتا تھا کے اندلس پر حملے کے لیے مسلمانوں کا ساتھ دے۔ چناں چہ موسیٰ بن نصیر نے اپنے خلیفہ ولید کو تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ خلیفہ نے آگے بڑھنے کی اجازت دے دی۔ لیکن موسیٰ بن نصیر نے یہاں اس کام کے لیے پہلے طارق بن زیاد کی سربراہی میں ایک لشکر بھیجنا مناسب سمجھا۔ 92AH/711AD میں انہوں نے طارق بن زیاد کو سات ہزار کی فوج کے

Siddiqui Publications

ساتھ کاونٹ جولین کی رہنمائی میں اندلس کی طرف بھیجا۔ یہ فوج چار جہازوں پر روانہ ہوئی اور طارق آبنائے عبور کر کے جبل الطارق (جبرالٹر) پہنچے۔

طارق بن زیاد کی، گاتھ کے تھیوڈومیر کی فوج سے لڑائی ہوئی اور اس میں کامیابی ہوی۔ لیکن قریب ہی سے راڈرک کا ایک بڑا لشکر تھیوڈومیر کی فوری مدد کو پہنچ گیا۔ موسیٰ بن نصیر کو معلوم ہوا تو انہوں نے بھی اپنی فوج کی مدد کے لیے اضافی کمک روانہ کر دی۔ قادس کی وادی لکہ میں دریا کے کنارے دونوں فوجوں کے درمیان گھمسان کا رن پڑا۔ مسلمان فوج بہت کم تعداد میں ہونے کے باوجود اتحاد اور مجاہدانہ جذبہ سے لڑی اور کامیاب ہو گئی۔ وہ سب یہاں سے آگے بڑھے اور استجہ بھی فتح کر لیا۔

چند ماہ بعد موسیٰ بن نصیر بھی طارق سے آن ملے۔ کاونٹ جولین مسلمانوں کی مدد کرتا رہا۔ استجہ کے معرکے کے بعد اس نے ان دونوں کو مشورہ دیا کہ انھیں اسی وقت قرطبہ، غرناطہ، مالقہ اور مرسیہ کی طرف بھی بڑھنا چاہیے۔ چناں چہ نئی حکمت عملی تیار کی گئی اور اس کے مطابق ان جگہوں کے لیے الگ الگ فوج ترتیب دے کر روانہ کی گئی۔ بالآخر پورا اندلس فتح کر لیا گیا۔

اندلس میں طارق بن زیاد کا قیام تقریباً ساڑھے تین سال رہا جب کہ موسیٰ بن نصیر وہاں کوئی ڈھائی سال رہے۔ دونوں کی 95AH/714AD میں اندلس سے واپسی ہوئی۔ اس تھوڑی مدت میں یہاں ایک وسیع رقبے پر اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔

پورے اندلس کے لیے اس کے ساحلی علاقے اشبیلیہ کو دارلسلطنت بنایا گیا اور موسیٰ بن نصیر کا لڑکا عبدالعزیز یہاں کا امیر بنا۔ جب کہ موسیٰ بن نصیر نے اپنی روانگی سے پہلے کاونٹ جولین کی خدمات کے صلے میں اس کو صوبہ مرسیہ اور اس کے آس پاس کے علاقے کا حکمران بنا دیا۔

موسیٰ بن نصیر 97AH/716AD میں حج کی نیت سے دمشق سے روانہ ہوئے کہ راستے میں مرض الموت میں مبتلا ہو گئے اور انتقال کیا۔ بلا شبہ ان کے کارناموں کو مشرق و مغرب کی تاریخ کے صفحات میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ موسیٰ بن نصیر تابعین میں سے تھے۔ انہوں نے اکابر صحابہ کی صحبت سے فیض اُٹھایا۔ وہ حدیث کی روایت بھی کرتے تھے۔ موسیٰ بن نصیر، زہد و عبادت اور فضل و کمال سے بھی متصف تھے۔

Siddiqui Publications